قُل جَاءَ الحَقُّ وَزَهَقَ البَاطِل

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مستطاب مُسمّٰی بہ

تنشیط الافئدۃ فی تجویز الصلوۃ بالقلنسوۃ

الملقب بہ

تازیانۂ المتقین وسراج العارفین

من تصنیف

عالم جلیل وفاضل نبیل جناب مولوی کرم الدین صاحب

ساکن موضع بھین تحصیل چکوال ضلع جہلم

در مطبع سراج المطابع جہلم باہتمام مولوی

فقیر محمد مالک مطبع حُلّہ انطباع پوشید

تعداد جلد — ۲۰۰ قیمت فی جلد —

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لمن عظّم تاج جلالۃ المومنین فی الدارین وکشف صدورہم فہم بہ مومنون و مذعنون۔ وکرّم قلنسوۃ کبریاء المسلمین فی الکونین ونوّر قلوبہم فہم بہ مسلمون وموقنون اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ہم المفلحون۔ جزاہم عندہ جنات عدن ہم فیہا یستبشرون۔ وختم علی قلوب المنافقین الخائنین فہم لایعقلون ولا یفقہون۔ وعلی سمعہم وابصارہم فہم لایسمعون ولا یبصرون۔ اولئک حزب الشیطان الا ان حزب الشیطان ہم الخسرون۔ جزاہم عندہ جہنم ہم فیہا یعذبون وہو الحمید المجید الذی یحمد بتحمیدہ الحامدون۔ والصلوۃ علی رسولہ المرسول باشرف الرسائل التی ارسل بہا المرسلون۔ وعلی آلہ واصحابہ الذین صحبوہ صحبۃ مایصحب مثلہا الاصحاب والمصحوبون۔ **اما بعد** فیقول العبد المستظل بظلال رحمۃ اللہ القادر القوی محمد ن المدعو بکرم الدین المحمدی الحنفی۔ عفی اللہ عنہ بلطفہ العوفی الوفی ماسود المسود لسعید الحمید المورث للفتن۔ المسمّی بمجد حسن لتوید المزید۔ فقد

نادی من مکان بعید - و قد دق لبارد السحدید - فهو عن الحق قصید - صد علی

معارج المجادلة والمکابرة - و بعد عن مناہج المناصفة والمناظرة - فقد استطل باشجا

الاشکال الاختراعیة التی لا تثمر ولا تنتج من الحق شیئاً الا العناد والجدال - و

استدل بالدلائل الانتزاعیة التی لا یکون منشاؤها ثابتاً سوی الغی والضلال - و ہو مما

لا ینبغی باہل الکمال والجلال بل ہو من خصائص الاراذل الارذال - و من خواص

اہل الفسق والضلال فلینصف ولا یعتسف بالجنان لا باللسان - فان ذلک

من اخلاق اہل الایقان والایمان - و ذا من داب اہل الکفران والطغیان

فہا انا اشرع بتشریح المرام مدللاً و بالتفصیل تشریحاً صحیحاً - و بتصریح المقام معللاً

و بالتکمیل تصریحاً ملیحاً - لا یخفی علی من لہ ادنی فطانۃ فی الفقہ ان دعوی کراہۃ

پہلے علماء فقہ کو آگے امر بین الشمس ہے کہ یہ دعوی کہ

الصلوۃ بالقلنسوۃ بدون العمامۃ محض افتراء باللسان - و مجرد ادعاء بلا برہان -

نماز ٹوپی کے ساتھ سوا پگڑی کے مکروہ ہے بالکل ادعا ہے اور محض افترا ہے

فان الدعوی موقوف علی ثبوت احد الامرین مسنونیۃ الصلوۃ بالعمامۃ او وجوبہا

کیونکہ یہ دعوی ثبوت کو جب یہ حکم سکتا ہے کہ دو امر ثابت ہو جاویں پہلے پگڑی کے ساتھ نماز کا واجب یا مسنون

بہا حتی یلزم من ترک احدہما احد الکراہتین فی الصلوۃ بالقلنسوۃ بدون العمامۃ

ہو

فان الکراہۃ قسمین تنزیہیۃ و تحریمیۃ فالاول من ترک الاولی والثانی من ترک السنۃ

کیونکہ کراہت دو ہی قسم ہے تنزیہہ اور تحریمہ اول ترک سنت ہو کہ وہ سے ثابت ہوتی ہو اور ثانی ترک کا ہے ہوا کہ

قال صاحب الکبیری شرح المنیۃ المصلی کراہیۃ بتخفیف الیاء مصدر کرہ یکرہ کراہۃ

والمراد بها ما یتضمن ترک السنة وہو کراہة التنزیہ او ترک واجب ہو کراہة التحریم
اور مراد کراہت سے یہہ ہے کہ متضمن ہو سنت کی ترک کا تو اوسی تنزیہ کہتے ہین یا واجب کی ترک کا تو اوسی تحریمیہ

انتہی بعینہ وقال صاحب لرد المحتار فی المجلد الاول علی صفحہ ۴۲۹ قلت و
کہتے ہین۔

یعرف ایضا بلا دلیل نہی خاص بان تضمن ترک واجب او ترک سنة فالاول
یعنی کراہت کی پہچان سوا دلیل نہی خاص کے یہہ ہے کہ متضمن ہو ترک واجب کا یا ترک سنت کا تو اول کو

مکروہ تحریما والثانی تنزیہا۔ انتہی۔ والاًمران عالم یذہب الی احدہما احد
مکروہ تحریمیہ کہینگے اور دوسری کو تنزیہ بولینگے۔ المذکوران ۱۲

من الفقہاء غایة الباب یثبت الاستحباب وہو لا یضرنا بل یغرہ ولا ینفعہ
بالفرض ۱۲ فاذا لا باس بترکہا ولا کراہة ۱۲ کبیری

بل ینفعنا فانہ لا یلزم الکراہة مطلقاً من ترک الاستحباب کما صرح فی الرد المحتار

فی المجلد الاول علی صفحہ ۸۴۔ قال الزیلعی فی الاکل یوم الاضحی
زیلعی بیان کرتا ہے کہ دن اضحی کے کہانا کہانے مین

قبل الصلوة المختار انہ لا یکرہ ولکن یستحب ان لا یاکل وقال فی البحر
نماز سے پہلے مختار یہہ ہے کہ مکروہ نہین مگر مستحب ہے کہ نہ کہائے اور کہا ہے بحر مین

ہناک ولا یلزم من ترک المستحب ثبوت الکراہة اذ لا بد لہا من دلیل
اس موقع پر کہ مستحب کی ترک سے کراہت کی لزوم کا کچہہ ثبوت نہین کیونکہ اوسکے واسطے دلیل

خاص آہ اقول وہذا ہو الظاہر اذ لا شبہة ان النوافل من الطاعات
خاص چاہئے۔ مین کہتا ہون کہ ظاہر بہی یہی ہے کیونکہ اسمین شک نہین کہ بعض طاعات کے نوافل

کالصلوة والصوم ونحوہما فعلہا اولی من ترکہا بلا عارض ولا یقال ان
نماز روزہ وغیرہ سی ایسے ہین کہ انکا کرنا نہ کرنے سے اچہا ہے بلا معارضہ باوجودیکہ یہہ نہین کہا جاتا

ترکہا مکروہ تنزیہا۔ انتہی۔ وفیہ ایضاً علی صفحہ ۴۳۹۔ السنة قسمان
کہ انکا چھوڑنا مکروہ تنزیہ ہے ۱۲ سنت دو قسم ہے

سنة ہدی وہی الموکدة وسنة زوائد والمستحب غیرہ وہو المندوب وہما
ایک سنت ہدی جسکو موکدہ کہتے ہین اور ایک سنت زائدہ اور مستحب الگ ہے جسکو مندوب بہی کہتے ہین یا

قسمان وقد یطلق علیہ سنة قال فی البحر عند قولہ وعلی بساط فیہ تصاویر
وہ بہی الگ الگ قسمین ہین اور کبہی اوسکو سنت بہی بول لیتے ہین۔ بحر مین ہے

الحاصل ان السنة ان كانت موكدة قوية لايبعد كون تركها مكروها تحريماً
حاصل یہ ہے کہ سنت اگر موکدہ قویہ ہو تو اوسکی ترک کا مکروہ تحریمہ ہونا بھی بعید نہیں

وان كانت غير موكدة فتركها مكروه تنزيهاً واما المستحب والمندوب فينبغي
اور اگر غیر موکدہ ہو تو اوسکی ترک مکروہ تنزیہ ہے مگر مستحب اور مندوب کی ترک سے

ان لايكره تركه اصلاً لقولهم يستحب يوم الاضحى ان لاياكل الامن الاضحية
تو کوئی کراہت نہیں چاہیے کیونکہ کہتے ہیں کہ مستحب ہے اضحی کے دن کہ نہ کہاے قربانی سے پہلے

ولو اكل من غيرها لم يكره فلم يلزم من ترك المستحب ثبوت الكراهة اذلابدلها
اور اگر سوا اوسکے کہایا تو مکروہ نہیں پس مستحب کی ترک سے کراہت کا ثبوت لازم نہیں کیونکہ اوسکے

من دليل خاص انتهى - لاشك ان غاية مايثبت في لبس العمامة في الصلوة
واسطے دلیل خاص چاہیے ۱۲

الاستحباب فانه لم يذهب الى المسنونية مطلقاً ولا الى الوجوب احد من العلماء

وقد ظهر عدم ثبوت الكراهة اصلاً من ترك الاستحباب فلا نفهم باي دليل الذي

يدعي استحباب الصلوة بالعمامة ويثبت الكراهة في الصلوة بالقلنسوة لتركه

غير انه يدعي باللسان ولايقيم عليه البرهان وهذا من اقاويل البلد والصبيان

فليترك افنان الافتتان ولينظر بالامعان فيلوح الحق الحقيق كانه الياقوت

والمرجان - على ان الاستحباب لايثبت ايضاً على ماقال صاحب الغاية شرح الهداية
يعني استحباب الصلوة بالعمامة ۱۲

والمستحب آه وعن محمد رح ان المستحب ان يصلي في ثوبين ازار ورداء اما الجائز
امام محمد رح فرماتے ہیں کہ دو کپڑوں میں نماز پڑھنی مستحب ہے ازار اور رداء میں مگر جائز تو

فواحد متوشح به يحصل به ستر العورة او قميص واحد الى ان قال والمكروه ان
ایک ہی ہے جسمیں بدن لپیٹا جاے تاکہ ستر عورت ہوجاے یا ایک کرتے میں ان یہہ کہ مکروہ ہو کہ

يصلي في ازار واحد فقط وفي الجلالي اعلم ان المسنون للرجل ثوبان ازار و
ایک ازار میں نماز پڑھ لیوے ۱۲ سنت مرد کے واسطے دو کپڑے ہیں ازار اور

[illegible]

وقمیص ویکفی ما یشمل عامة جسده فلو صلی فی السراویل کره انتہی ملخصاً۔
اور قمیص اور کافی تو وہ بہی ہے جو اکثر بدن کو ڈہانپ لیوے تو اگر محض پاجامہ مین پڑہیگا تو البتہ کروہ ہے

وقال صاحب الکبیری فی شرح قول صاحب المنیة المصلی والمستحب آہ ولو صلی
اور اگر

فی ثوب واحد متوشحاً به جمیع بدنه کما یفعله القصار فی المقصرة جاز من غیر
ایک ہی کپڑے مین سب بدن کو لپیٹ کر نماز پڑہ لیوے جیسا دہوبی لوگ مقصرہ مین کرتے ہین جائز ہے بغیر

کراہة مع تیسیر الطاہر الزائد ولکن فیه ترک الاستحباب انتہی۔ وقد صح
کراہت نہین اگرچہ پاک کپڑا زائد میسر ہے ہان استحباب کی ترک ہوگی
یعنے حضرت

لبس النبی ؐ بالقلانس بدون العمامة ولبس اصحابه ومن الانبیاء قبله فہو
نے بیشک ٹوپی پگڑی کے سوا پہنی ہے اور آپکے اصحاب نے پہنی ہے
پس وہ

من جملة الہیئات المسنونة فاین الکراہة کما قال مجد الدین الفیروزآبادی
تو ایک ہیئت مسنونہ ٹہیری پس کراہت کا کیا معنے جیسا ذیل سے ثابت ہوتا ہے۔

صاحب القاموس فی سفر السعادة پیغامبر علیه السلام ازار پای پوشیده وگاه

عمامہ بے کلاه وگاه کلاه بی عمامہ انتہی۔ وقال الحافظ ابن القیم فی زاد المعاد

والشوکانی فی نیل الاوطار مثله وفی احیاء العلوم وکان النبی ؑ یلبس القلانس
احیاء العلوم مین ہے حضرت ؐ پہنا کرتے تہے ٹوپیون کو

تحت العمائم وبغیر العمامة وربما نزع قلنسوة من راسه فجعلہا سترة بین یدیه
پگڑیون کے نیچے اور سوا پگڑی کے بہی اور بہت دفعہ ٹوپی کو سر سے اوتار کر آگے سترہ کرتے ہے

ثم یصلی الیہا وربما لم تکن العمامة والقلنسوة فیشد العصابة علی راسه و
اوسکی طرف نماز پڑہتے تہے اور بہت دفعہ پگڑی بہی نہوتی تہی اور ٹوپی ہی پس سر مبارک پر پٹی باندہ لیتے تہے او

کانت له عمامة تسمی السحاب وفی التاتارخانیة ذکر محمد فی السیر الکبیر لا باس
آپکی ایک پگڑی تہی جسکا نام سحاب تہا

بلبس القلانس وقد صح انه کان النبی ؐ یلبس القلانس۔ خزانة الروایات۔ و
ٹوپیون کے پہننے مین کچہہ حرج نہین کیونکہ آپکا ٹوپی پہننا صحیح ہو چکا ہے

فی مجمع البحار انه کانت کمام اصحاب النبی ؐ بطحا وردی اکمة لہا جمع قلة و
مجمع البحار مین ہے کہ ہو لی نہین اڈ ہین حضرت کے اصحاب کی ٹوپیان ہوتی مین سر سے ...

كثرة الكمة القلنسوة اى كانت مبطحة اى غير منتصبة والكِمام بكسر الكاف جمع كمة

كقباب وقبة هى القلنسوة المدورة وبطحا بضم باء وسكون طاء جمع البطح

اى كانت مبسوطة لازقة برؤسهم غير مرتفعة عنها انتہى وفى التفريح انه صلى الله

عليه وسلم كان يلبس قلنسوة بيضاء مضربة وقلنسوة ذات اذن وكان يلبس قلنسوة بيضاء مضربة وقلنسوة

ذات اذان وكان يلبس القلنسوة المضربة فى الحضر وذات الاذان فى السفر وكان يلبس القلانس تحت

العمائم وكان يلبس العمائم بغير القلانس انتہى وفى الترمذى فى حديث على

بن حجر عن ابن مسعود عن النبى ع قال كان على موسى ع يوم كلمه ربه كساء صوف

تھی حضرت موسیٰ ع پر جس دن خدا تعالیٰ سے کلام کی پشم کی چادر

وجبة صوف وكمة صوف وسراويل صوف۔ انتہى وفى الفتاوى العالمگيرية

اور پشم کا جبہ اور پشم کی ٹوپی اور پشم کا پاجامہ

فى المجلد الخامس على صفحه ۱۲۶ ولا باس بلبس القلانس وقد صح ان النبى ع كان

يلبسها۔ انتہى۔ قال الشيخ الدہلوى فى رسالة اللباس كلاه بر دو نوع ہست آلا

وناشتره لاطيه آنرا گويند كه بر سر متصل باشد وناشتره آنست كه بر سر متصل نباشد

وآن طاقيه سياه ہست ورسولخدا صلى الله عليه وسلم كمتر بر سر نہاده اند وبعض

مشائخ بر سر مى نہند۔ انتہى وفى الدر المختار صح انه عليه السلام لبسها كذا فى

بعض النسخ اى لبس القلانس وقد عزاه المص والزيلعى الى الذخيرة وبعض النسخ

انہ حرم لبسہا ای لبس قلانس الحریر والذہب - الشامی - جئنا الی الروایات

الصریحۃ فی المقصود بعون اللہ الملک الحق المعبود - قال صاحب الفتاوی الذمنیۃ

نماز با کلاہ مکروہ نیست باتفاق - انتہی - وقال صاحب خزانۃ المسلمین الامامۃ
امامت

بالقلنسوۃ لیس بمکروہ - کذا فی الواقعات - مطلقاً سواء کانت العمامۃ موجودۃ
ٹوپی کے ساتھ مکروہ نہیں واقعات میں ایسا ہی ہے کسی طور پر خواہ ہو پگڑی موجود

ام لا کذا فی المحیط - قال صاحب السعایۃ علی الشرح الوقایۃ الصلوۃ بالقلنسوۃ
یا نہو ایسا ہی محیط میں ہے نماز ٹوپی کے ساتھ

بدون العمامۃ جائزۃ من غیر کراہۃ - الروایات الدالۃ علی المامول
پگڑی کے سوا جائز ہے کچھ کراہت نہیں

فی الصحیح البخاری فی الجلد الثانی فی حدیث قتیبۃ عن ابن عمران رجلا قال

یا رسول اللہ ما یلبسہ المحرم فقال النبی صلعم لا یلبس المحرم السراویل ولا البرنس

لا الخفین - وفیہ ایضاً علی صفحہ ۸۶۰ - قال ابن عباس کل ما شئت والبس ما

شئت ما اخطاک اثنان سرف ومخیلۃ - انتہی - وفی الدر المختار وان سقطت
اور اگر ٹوپی گر

القلنسوۃ ای فی الصلوۃ فالاعادۃ افضل ای اعادۃ القلنسوۃ الی
پڑی یعنے نماز میں پس لوٹانا اچھا ہے یعنے ٹوپی کا

الراس - انتہی - وفی کنز العباد من فتاوی الحجۃ سئل صاحب الکتاب
سر پر حضرت سے کسی نے پوچھا

عمن سقطت قلنسوۃ او عمامۃ فی الصلوۃ کیف یصنع یصلی مکشوف الراس
جسکی ٹوپی یا پگڑی نماز میں گر پڑی تو وہ کیا کرے پڑھے سر برہنہ

او یاخذ القلنسوۃ فقال رفع القلنسوۃ بعمل قلیل بید واحد افضل من الصلوۃ
یا لے لیوے ٹوپی کو آپنے فرمایا ٹوپی کا اوٹھانا تھوڑے عمل سے ایک ہاتھ کے ساتھ اچھا ہے نماز سے

بمکشوف الراس - انتہی - وفی جواہر الفتاوی رجل صلی مع القلنسوۃ الاطلس
سر برہنہ — کسی شخص نے نماز پڑہی ساتہ ٹوپی اطلس کے

فانہ کرہ لبسہا لاتقبل الصلوۃ بذلک - انتہی - **فائدۃ** اعلم ان لنا فی اثبات
تو اوسکا پہننا مکروہ ہے اوس سے نماز مقبول نہین — جاننا چاہیے ہم ثابت کر سکتے

المقصود طریق آخر وثیق حقیق فاستمعہ یا اہل التحقیق فانہ بالاستماع لیق
ہین اپنے مقصود کو ایک اور دلیل قوی ہے۔ سنئے

فعلینا اولاً ان نمہد المقدمتین ونثبتہما **المقدمۃ الاولی** ان افعالہ ع
اولاً تو ہم دو مقدمہ ذکر کرتے ہین معہ اونکی اثبات کے — اول یہ ہے کہ — حضرت کے افعال چار

اما فرض او واجب او مستحب او مباح لما تقرر فی کتب الاصول من ان
قسم سے خالی نہین یا فرض ہوگا یا واجب یا مستحب یا مباح — اسکا ثبوت کتب اصول مین موجود ہو

افعال النبی ع سوی الزلۃ اربعۃ اقسام مباح ومستحب وواجب وفرض۔

والمقدمۃ الثانیۃ ان افعالہ صلی اللہ علیہ وسلم سوی المخصوص مما
دوسرا یہ کہ — آپکے افعال جو کہ آپکے ساتھ مختص ہین

ینبغی ان یقتدی بہ لما تقرر فی التوضیح لکن یکون لنا اتباعہ لانہ بعث لیقتدی
انکی اقتدا واجب ہو اسکے ثبوت کے واسطے ہم توضیح کی عبارت نقل کرتے ہین یعنے ہمکو آپکی اتباع واجب ہو کیونکہ آپ

باقوالہ وافعالہ قال اللہ تعالی لابراہیم انی جاعلک للناس اماما وذلک بسبب
اقوال مین اور افعال مین فرمایا خداوند تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کو ہمنے تم کو بنایا ہو لوگون کا امام اور یہی علت

النبوۃ والمخصوص بہ نادر انتہی متن توضیح - اذا ثبت ہاتین المقدمتین فقلنا
نبوت ہی ہے اور مختص بہ تو نادر کالعدم ہین — جب دونون مقدمہ ثابت ہو چکے تو اب ہم کہتے ہین

انہ قد صح لبس النبی ع بالقلانس فکان من افعالہ فحینئذ ہو اما مباح او مستحب
کہ حضرت ع کا ٹوپی پہننا روایات صحیحہ سے ثابت ہو چکا تو آپکے افعال مین ٹھیرا تو اب یا مباح ہوگا اور یا مستحب

او واجب او فرض بحکم المقدمۃ الاولی فعلی ای تقدیر کان ینبغی ان یقتدی بہ
او یا واجب یا فرض — حسب الحکم مقدمہ اولی — ہر صورت اسکی اقتدا ہم پر واجب ٹھیری

بحکم المقدمۃ الثانیۃ فالادعاء بکراہیۃ الصلوۃ بالقلنسوۃ کانہ ادعاء کراہیۃ الاقتدا
بحکم مقدمہ ثانیہ — پس اب ادعاء کراہت نماز — با کلاہ — گویا دعوی کراہت اقتدا

بہ ع والثانی باطل بل مفض الی الکفر فالاول مثلہ - فان قلت انہ قد ثبت لبس العمامۃ
نبوی کا ہو دوسرا تو باطل بلکہ کفر تک پہونچانیوالا ہو اول بھی ویسا ہی ہوا - اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر ٹوپی کا پہننا

عن النبیؐ فکان من سنن الزوائد فان سیر النبیؐ فی لباسہ وقعودہ وقیامہ

حضرتؐ سے ثابت ہو چکا ہے پس سنن زوائد سے ہوا چنانچہ کتب اصول سے متحقق ہو چکا ہے آپکے افعال لباسی قعودی

کلہم من سنن الزوائد علی ماثبت فی نور الانوار وغیرہ من کتب الاصول فثبت

قیامی سب سنن زوائد میں سے ہیں

فی الصلوۃ بالقلنسوۃ بدونہا ترکہا ثبوت الکراہۃ علی ما قیل ان یلزم من ترک

پس جو پگڑی نہ پہنیگا اور محض ٹوپی سے نماز پڑھیگا چونکہ تارک سنت زائدہ ہے اوسکی ترک

سنن الزوائد ثبوت الکراہۃ تنزیہاً قلت اولاً نعم ولکنہ کما ثبت لبسہ بالعمائم

سے کراہت لازم آئیگی تو اسکا جواب ہم دو طرح سے دیتے ہیں اول یہہ کہ جو آپنے فرمایا ہے مان لیا مگر

کذٰلک صح لبسہ بالقلانس فکان من سنن الزوائد ایضاً فادعاء کراہۃ الصلوۃ

ویسا ہی ٹوپیوں کا پہننا بھی صحیح ہو چکا ہے پس یہہ بھی سنت زوائد سے ہے تو اب آپکا دعوی کہ پگڑی کی ترک سے

بالقلنسوۃ بدون العمامۃ دونہا فی الصلوۃ بالعمامۃ بدون القلنسوۃ ترجیح

تو کراہت لازم آتی ہے اور ٹوپی کی ترک سے نہیں آتی ترجیح

بلا مرجح وثانیاً انہ ان سلم بالفرض ان لبس العمامۃ من سنن الزوائد فلا نسلم

بلا مرجح ہے دوسرا یہہ کہ اس دلیل میں ثبوت کراہت موقوف ہے ثبوت لزوم کراہت یا ترک سنت

انہ یلزم من ترکہا الکراہۃ کما صرح فی التوضیح السنۃ نوعان سنۃ الہدی وترکہا

زائدہ پر حال آنکہ یہہ امر تحقیقی ہیں جیساکہ توضیح کی عبارت منقول کو دیکھو سنت دو قسم ہے سنت ہدی اوسکی ترک

یوجب اساءۃ وکراہۃ کالجماعۃ والاذان والاقامۃ ونحوہا وسنۃ الزوائد وترکہا

سے تو گناہ اور کراہت لازم ہوگی جیسے جماعت ہو اور اذان واقامت ہو وغیرہ اور سنت زائدہ اوسکی ترک سے

لا یوجب ذٰلک انتہی۔ فثبت ماثبت وانتفی ما انتفی۔ واعلم ایضاً ان ما قال الفقہاء

کچھہ بھی لازم نہیں۔

والمستحب ان یصلی فی ثلثۃ اثواب ازار وقمیص وعمامۃ فلیعلم ان ذکر العمامۃ

والازار والقمیص علی التمثیل لا علی القصر فکما انہا لا تکرہ فی اللفافۃ والسراویل

بدون القمیص والازار کذٰلک لا تکرہ فی القلنسوۃ بدون العمامۃ۔ وما قال

صاحب انواع العلوم اتو ننگا سر ہتوں روڈا ٹوپی نال حرام فیعمل انیکوں قولہ

[illegible]

توپی بالتاء العربیۃ کما ھو المفصل فی الحاشیۃ فحینئذ یطابق ہذا القول فصل
المکروہات بلا تکلف وان سلم بالفرض والتقدیر بالتاء الفارسیۃ فیحملہ علی القلنسوۃ
النخاصۃ التی یقال لہا فی العربیۃ البرنس کما صرح بکراہۃ الصلوۃ بہا فی الفتاوی
العالمگیریۃ وحملنا علی ذلک لئلا یخالف قولہ بقول جمہور الفقہاء وما قال
صاحب البرہنۃ ودر جواہر گفتہ کہ نماز با کلاہ با وجود دستار مکروہ ہست فیحتمل ان
یکون قول المصنف نیست لسلب الحکم وکتب الناسخ الساہی است لایجابہ ومنشاء الاحتمال
قول الحکماء وکم من قائل قولاً صحیحاً + وکم من کاتب غلطاً صریحاً + ویقرب
الاحتمال الی الاذہان قولہ فی موضع اخری وباک نیست بپوشیدن قلانس
کہ پوشیدن پیغامبر علیہ السلام بصحت رسیدہ وان فرضنا الرابطۃ الایجابیۃ
فنقول ان قول صاحب البرہنۃ مما لا یضرنا ولا ینفع المجادل فانہ مما لا یعبأ بہ
عند الفضلاء کما صرح الفاضل اللوذعی والکامل الالمعی مولانا محمد عبد الحی
الکنوی فی الطبقات۔

خاتمۃ قد اتضح جواز الصلوۃ بالقلنسوۃ بدون العمامۃ فی الشریعۃ المصطفویۃ
وفی الملۃ الحنفیۃ من عبارات الکتب المعتبرۃ المتداولۃ فانصف ولا

نعتسف یا اہل الانصاف فانہ من خیر الاوصاف وشرہ الانحراف والاعتساف واتبع السواد الاعظم یا اہل الصدق والصفاء فان الخیر الکثیر فی الجماعۃ عند رب الارض والسماء۔ والشذوذ قبیح عند الصلحاء۔ من شذ شذ فی النار قال شفیع یوم الجزاء۔ والاستکبار والاستعلاء مما لا یلیق بالعلماء۔ فانہ من لوازم الاغبیاء والحمقاء۔ ومن علامات الجہلاء والفسقاء۔ والحق حقیق بالقبول۔ والباطل مقبوح عند العقول ومطروح من ایادی الفحول۔ و لا یتبعہ الا الظلوم الجہول الذی لا یزال عن الحق الحقیق نکول وباہل الحق المحقق جدول۔ ولا ینفک عن الصدق والصفاء عدول وباہل النفاق والجفاء شمول۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔ وان کرہہ احد من الظالمین۔ وہو المعین لنا فی کل حین۔ وما توفیقنا الا باللہ الملک الحق المبین۔ ولا اعتصام لنا الا بحبلہ المتین وآخر دعوانا الحمد للہ رب العلمین۔ والصلوۃ علی خاتم النبیین والمرسلین۔ اللہم اہدنا الصراط المستقیم الذی لا تہدی بہ الا المتقین صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین ثم آمین برحمتک یا ارحم

الراحمین وانا المسلمین خادم المومنین والمسلمین محمدن المدعو بکرم الدین

الساکن فی بلدة بهین حرسها الله وسائر البلاد من مفسدات المفسدین

الی یوم الدین ۞

تمت

فلنثبت مواهیر العلماء الاعلام الذین جوزوا الصلوة بالقلنسوة بدون العمامة وزینوا المسئلة بخاتم التسلیم

حضرت شاه صاحب سیدنا خلیفه حیدر شاه صاحب جلالپوری	مولٰنا مولوی خلیفه محمد معظم الدین صاحب ساکن مردله	حضرتنا مولوی خلیفه غلام محمد صاحب فیض گستر قریه کدلیتهی
مولٰنا مولوی غلام غوث صاحب ساکن کهوڑی	مولٰنا مولوی خلیفه پیر مهر شاه صاحب ساکن گوڑرڈه	مولٰنا مولوی غلام یحیی حقی ساکن میکی ڈهوک
قاضی احمد الدین صاحب ساکن توت نکه	خلیفه پیر بخش صاحب قریشی ساکن علاقه کهپی	خلیفه علی حیدر صاحب ساکن علاقه کهپی
خلیفه پیر جنید وڈی شاه صاحب ساکن علاقه کهپی	قاضی عالم الدین صاحب ساکن تهبه ببال	مولٰنا مولوی محمد غلام حسین صاحب ساکن چکوال
مولٰنا مولوی غلام محمد صاحب ساکن چکوال	مولوی حکیم احمد الدین صاحب ساکن قریه سنابه	مولٰنا مولوی سلطان محمود صاحب ساکن انگه

مولوی نور احمد صاحب ساکن کہای	سید امام شاہ صاحب ساکن جلالپور	مولٰنا مولوی فقیر محمد صاحب ساکن روپڑ
مولٰنا مولوی شیخ عبد اللہ صاحب عمر چکی	مولوی امان اللہ صاحب عمر چکی	مولوی فرمان علی صاحب ساکن لنگاہ

تقریظ و تاریخ از عالم نبیل و فاضل جلیل مولٰنا مولوی شیخ عبد اللہ صاحب بن صدر الدین ساکن عمر چک

صد ہزاران حمد ذات ایزدی
غلبہ بر ہر دینِ باطل سرسری
رحمتش را بین کہ در دورِ اخیر
واقفِ اسرارِ علم سرمدی
کرد تصنیف این کتاب لاجواب
تاج بر سر کرد از وی ہر ذکی
از متونِ فقہ مولانا نوشت
بے کراہت ہست جائز ای ولی
در نماز افتد اگر از سر کلاہ
ہست با ٹوپی حمام ای مقتدی
بینداز انواع بر خور دار را
شیوۂ پیشینیان شد بہی
دیدہ ام با چشم خود خواندہ نماز
خالقِ ہر منتہی و مبتدی
قدرتش را بین کہ سازد زیر دست
گشت غالب حق بباطل ای اخی
بحرِ طمطامِ شریعت زندہ دل
خصم زد مردود گردیدہ غوی
خصم او گفتی نمازِ با کلاہ
شد روا بہرِ امام و مقتدی
در کتاب معتبر دیدم چنین
باز می باید کہ خود بر سر نہی
معنیٔ ٹوپی نمی فہمد جہول
می شود در کنجِ خانہ منزوی
شیخ شمس العارفین صاحب سیال
با کلاہ آن عارف حق منتہی
از کرم دین محمد را بداد
از کلاہِ فقر دستار ہہی
مولوی صاحب محمد کرم دین
المعیٔ و لمیعیٔ و لوذعی
چون لقب دارد بہ تاج المقتدین
نیست جائز از پی شیخ و صبی
گرچہ بر دستار خود قادر بود
با کلاہ بہتر نماز از سر نہی
آنچہ مولانا کہ در انواع گفت
تا ازین قول ضعیف آید قوی
این روایات و دلائل یکطرف
آنکہ جائش در بہشتِ ایزدی
از پی حضرت مصنف شد بفال

این عجب بیت از کتاب مشتهی	انت مولی القوم من لا یشتهی	قد هدی کلا من لم ینتبه
صحیح و تعریف و تصنیفش پاک	بیکسی بهمت چرا ای مدعی	خشک خود گوید که بوی من بین
گشتن عطار با شعار لبی	از عجب گفته شد تاریخ او	بر لقب فزوده ام کرفم به
صحیح سالم بسالش هم شنو	بس مبارک هدیه تاج متقی ۱۳۰۳	

تاریخ از مولوی غلام جیلانی صاحب مرحوم ولد مولی الکل مولانا
مولوی محمد عالم صاحب رئیس کهوڑی ضلع گجرات پنجاب

این کتاب مستطاب شرح دین	تام او کردند تاج المتقین	چون نباشد در جهان با احترام
کرد تصنیفش محمد کرم دین	عالم و فاضل بهر دوران علوم	قدوه علما است او نقشین
از دلائل کرد ثابت مدعا	از کجا جائز نماز مقتدین	کاش بر خصمش کند یاد خدا
سد راه گرد بد بین المسلمین	خواندند الدین یسر مولوی	بس چه این طوفان تعالی
تو مگر از نازیاد ذوالجلال	فیتی واقف که کن سنه دکمین	از عبادت هست مقصود خدا
چه ضریح بندگان داتن دین	اعتباری نیست امت را مگر	حاشیه منویس بر شرح متین
در حقیقت این کتاب لاجواب	فرقه معین است روح ناظرین	زاد بوم حق صد اقتدار کرامت
زین مگر گفتند تاج متقین	من نیمتین این کتاب مستطاب	مصرع گفتم بتاریخش متین
خوانش هشت شو از طبع دل	زاد بوم حق تاج المتقین	

ایضاً منه بزبان عربی

اطیعوا یا ایها الناس اطیعوا	ذالک المفرد الکمل المبین	مروة وشتی بهم بین له
مرسبیا شرم تهدی المتقین	کلها مقبولة معقولة	فی بیان لمعة من المتقین
فهذا قد جاء من اسلم	فی صلوة القوم کالامین	فکل با المدرجات

۱۳۰۳
معدن الآمال تاج المتقین

تاریخ از مولوی احمد الدین صاحب ساکن باد شهانی

زبدهٔ دوران محمد کرم دین
عارف دهر ست چون روح الامین
یک نگاه او جواب صد سوال
نسخهٔ نوازی ترویج دین
در دهر لب گشت از اعلام او
بانگ طبتم فادخلوها خالدین

سمرهٔ اقران خود در شرح مبین
هم صفیر بلبل باغ کهن
هر بیانش ذروهٔ حبل المتین
در جهان احمد نظیرش کس ندید
باد بر وی صد هزاران آفرین
سال تالیف از لب بهجت بگو

عامل و کامل فقیه حق پرست
هم عنان توسن علم الیقین
کرد تالیفش درین خیر و زمان
در زمان قطعاً ندیدم غیر زین
حق دهد در صله کوششهای او
۱۳۰۳
زیب وه گردید تاج المتقین

از مولوی محمد شیر صاحب

گشت چون تصنیف تاج المتقین

از لب و کلک محمد کرم دین
۱۳۰۳
گو مبارک باد تاج المتقین

بی سر اک ازپی تاریخ آن

از میان محمد نظام الدین صاحب طالب علم گجراتی

مژده باد ای عندلیبان صفا صد مرحبا
این چه خوش سر دهی نشاندہ باغبان سحر گاه
دوستان با صد تنجر کلیهٔ جنت خوان
با هزاران حیف و حسرت میدم شد ا شکبا

الله الله این چه بستان افادت نو بها
تازه گلهای معانی خوش شگفته جابجا
بر فلک فرشته هر یک کلاه افتخار
چون نظامی جست سال طبع تاج المتقین

خیر مقدم حبذا ای قربان حق طلب
بلبل انصاف باید تا کند وصفش شمار
از سر حاسد کلاه رونق و نزهت فتاد
۱۳۰۳
زد دال القاکرد قائل بر خلافش انجا

+ تم +